16

خدا تعالیٰ کی تمام برکات اطاعت اور تنظیم سے وابستہ ہیں

(فرمودہ یکم جولائی 1955ء بمقام ہیگ، ہالینڈ[1])

تشہّد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"برادران! کل صبح میں آپ کے ملک سے جا رہا ہوں اور طبعی طور پر یہ جدائی مجھے شاق گزر رہی ہے۔ افسوس ہے کہ میں یہاں ایسے وقت میں آیا جب کہ میں بیمار تھا اور اس بیماری کی وجہ سے میری نظر، کان اور قوتِ یادداشت کافی حد تک اثر پذیر ہیں۔ اس لیے میں احباب کے چہروں اور اُن کے ناموں کو بہت جلد بھول جاتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بھائی یہ محسوس نہ کریں کہ میں اُن کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ واقع یہ ہے کہ میں بعض اوقات ان کے چہروں کو بھول جاتا ہوں اور دوسروں سے پوچھتا ہوں کہ وہ صاحب کون ہیں؟ پس یہ بات صرف میری بیماری کی وجہ سے ہے، عدمِ توجہ کی وجہ سے نہیں ہے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بیماری خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ حالانکہ درحقیقت بیماری خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ خود ہماری غلطیوں کی وجہ سے آتی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ میری بیماری اُس سخت کام کی وجہ سے آئی ہے جو میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر کیا تھا۔ تقریباً ایک ماہ تک میں ساری ساری رات پڑھتا رہا اور لیکچروں کی تیاری کے لیے نوٹ لیتا رہا۔

اور میری اس عمر کے لحاظ سے یہ بہت زیادہ کام تھا۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں اِس سے قبل بہت زیادہ کام کرتا رہا ہوں لیکن اب میری صحت ویسی نہیں ہے جیسی جوانی کے ایام میں تھی۔ایک ڈاکٹر نے مجھے بتلایا کہ اگر چند سال قبل مجھے اس قدر کام نہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا تو غالباً اس بیماری کا حملہ نہ ہوتا۔

برادران! خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے پھر کب ہم ایک دوسرے سے ملیں گے لیکن مجھے امید ہے کہ ہمارے دل ہمیشہ ایک دوسرے کے قریب رہیں گے۔ میں یہاں تھوڑے عرصہ کے لیے آیا تھا اور جلد ہی آپ لوگوں سے رخصت ہورہا ہوں۔ اور موجودہ حالات میں مَیں یہ خیال نہیں کرسکتا کہ دوبارہ جلد آپ کے پاس آسکوں گا۔ اگرچہ میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ انشاءاللہ سفر سے واپسی پر ایک دودن کے لیے یہاں مسجد کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے آؤں گا۔ اگر ایسا ہوا تو امید کرتا ہوں کہ تقریباً ایک ماہ تک میں ایک دودن کے لئے یہاں آؤں گا اور دوبارہ آپ سے مل کر اپنے دل کو خوش کرسکوں گا۔

برادران! چونکہ میں ایک دور دراز کے مقام پر رہتا ہوں اس لئے یہ بات آپ لوگوں کے لیے بہت مشکل ہے کہ آپ کثرت سے میرے پاس آسکیں۔ اِسی طرح یہ بات میرے لئے بھی اس عمر میں اوراس بیماری کی حالت میں ناممکن ہے کہ میں تمہارے پاس بار بار آسکوں۔ اس لئے طبعی طور پر میری یہ خواہش ہے کہ جو کچھ میں کہوں وہ آپ اچھی طرح یاد رکھیں۔ اگر میں آپ لوگوں کے پاس بار بار آنے کے قابل ہوتا تو میں خیال کرتا کہ جو کچھ میں اب کہتا ہوں انہی باتوں کو میں اپنی دوبارہ آمد کے موقع پر دہراؤں گا۔ لیکن چونکہ دوسرا موقع ابھی بہت فاصلہ پر ہے اس لیے طبعی طور پر میری یہ انتہائی خواہش ہے کہ جو کچھ میں آپ سے کہوں آپ اُس کو یاد کریں اور اُس بلند معیار تک پہنچ جائیں جو اسلام آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اس کے لیے کوشش کریں تو آسانی کے ساتھ کرسکتے ہیں۔ ایسی جماعت جس میں مسٹر صادق وانڈر لینڈ اور مسٹر عبداللطیف ڈی لائین جیسے جوشیلے کارکن موجود ہوں وہ ضرور ایسا کرسکتی ہے۔ یہ نوجوان اپنے یقین اور ایمان میں اِس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ انسان ان کے چہروں سے ہی اُس جوش کا اندازہ لگا سکتا ہے جو ان کے دلوں میں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ واشاعت کے لیے پایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب بھی دنیا میں سچائی آتی ہے تو وہ ہمیشہ ایک بیج کی طرح آتی ہے۔ جب میں نوجوانی کو پہنچا تو اُس وقت میں نے اپنا ایک اخبار "الفضل" نامی جاری کیا تھا۔ بلکہ اس سے بھی پہلے جب میں صرف چودہ سال کی عمر کا تھا تو میں نے ایک ماہوار رسالہ نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے لیے نکالا تھا۔ اور پہلا مضمون جو میں نے اُس میں لکھا اُس کا مضمون یہ تھا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ اِس وقت کتنے احمدی ہیں۔ بلکہ تم قدرت کے کام کی طرف دیکھو۔ تم دیکھتے ہو کہ یہ بڑے بڑے جنگلات جو سینکڑوں میل میں پھیلے ہوئے ہیں یہ صرف چھوٹے سے بیج سے شروع ہوئے ہیں۔ اِسی طرح ایک چھوٹا سا بیج اِس زمین میں بویا گیا اور اُس نے اِس زمین میں جڑیں پکڑ لی ہیں اور اب اس سے ایک عظیم الشان درخت پیدا ہوا ہے۔ اگر آئندہ اِس درخت سے اَور بیج پیدا ہوں گے اور وہ زمین پر گریں گے اور ایک درخت کی جگہ کئی درخت اُگیں گے تو اس طرح آہستہ آہستہ ان چھوٹے چھوٹے بیجوں سے بڑے بڑے باغات پیدا ہو جائیں گے۔ یہی حالت سچائی کی ہوتی ہے۔

جب میری عمر انیس سال کی تھی تو احمدیوں کی تعداد صرف چند سو تھی۔ اُس وقت میں نے کہا کہ "اگرچہ اِس وقت ہم صرف چند سو ہیں لیکن ایک وقت آئے گا جبکہ ہم ہزاروں، پھر لاکھوں، پھر کروڑوں کی تعداد میں ہو جائیں گے۔" اب تم اُس زمانہ پر جس وقت میں نے یہ مضمون لکھا نظر ڈالو اور جماعت کی موجودہ حالت کو دیکھو تمہیں پتا لگے گا کہ ہماری جماعت نے کیسی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ایک جلسہ سالانہ میں جب کہ قادیان میں احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئے اُن کی تعداد صرف سات سو تھی۔ لیکن اب ہر سال جلسہ سالانہ پر پچاس ہزار لوگ صرف اُس کے شاگرد اور خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے۔ اُس زمانہ میں ان سات سو میں کوئی ایک بھی غیر ملکی نہیں تھا لیکن اب اِس زمانہ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر افریقہ، امریکہ، یورپ اور کئی دوسرے ممالک کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے جوق در جوق آتے ہیں تا کہ وہ آقا کو نہیں بلکہ اس کے شاگرد کو دیکھیں اور بانی جماعت کو نہیں بلکہ اس کے خلیفہ کی زیارت کریں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ہر قوم کے لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ڈال دی ہے۔ لیکن ابھی صرف ابتدا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب ہے جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا میں پڑھ رہا تھا۔ لیکن اب

میں نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ اب میری آنکھیں کمزور ہیں۔ اگرچہ صرف چند ماہ گزرے میں نے دیکھا کہ میں نے بعض اوقات پوری پوری رات بیٹھ کر تقریباً ایک سَو کتب کا مطالعہ کیا تھا۔ لیکن اب میں ایک صفحہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ بہرحال ایک دن مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی کتاب تذکرہ پڑھ رہا تھا کہ ایک جگہ مجھے آپؑ کی یہ تحریر نظر آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میرے ماننے والے بڑھنے شروع ہوں گے اور وہ تمام دنیا میں پھیل جائیں گے اور وہ اس قدر ترقی کریں گے کہ دوسرے مذاہب یعنی عیسائیت، ہندومت اور بدھ مت وغیرہ کے ماننے والے میری جماعت کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے گروہ بن کر رہ جائیں گے۔

پس یہ پچاس ساٹھ ہزار لوگ جو ہر سال میری زیارت اور میری باتیں سننے کے لئے مرکز میں آتے ہیں اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو آئندہ ہمارے مرکز میں بانی جماعت احمدیہ سے عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے آئیں گے کچھ بھی نہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں آپ لوگ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک آلہ بن جائیں گے اور اس کی تعلیمات کو اِس ملک میں پھیلائیں گے اور یہ بات اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک آپ لوگ اپنے آپ کو منظّم نہیں کر لیتے۔

یہ بات یاد رکھو! کہ خدا تعالیٰ کی تمام برکات، اطاعت اور تنظیم سے وابستہ ہیں۔ آپ لوگ ابھی تک اسلام کی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ لیکن یہ ناواقفیت اُن مبلغین کے ذریعہ سے جو ہم یہاں پر بھیجیں گے انشاء اللہ جلد دور ہو جائے گی۔ دنیا نے کوشش کی کہ وہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کو ناکام بنا دے لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ دنیا نے ہٹلر کو تباہ کرنے کی کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب ہو گئی کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید اُس کے ساتھ نہ تھی۔ اگر خدا تعالیٰ اُس کے ساتھ ہوتا تو وہ ضرور روس اور امریکہ کی فوجوں کو تباہ کر دیتا اور اُس کو فتح عطا کرتا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے یہ نصرت حاصل نہیں ہوئی اس لیے ثابت ہو گیا کہ ہٹلر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی طرح خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں میں سے نہ تھا۔ اگر ہٹلر جیسا انسان لوگوں کو منظّم کر سکتا ہے تو تم جو ایک سچے مذہب کے ماننے والے ہو کیوں منظّم نہیں ہو سکتے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو یہ تمہاری اپنی غلطی ہے۔

پس اِس موقع سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے آپ کو منظّم کرو۔ تم اپنے میں سے مختلف ممبروں کو مثلاً تبلیغ، مال، تعلیم، استقبال اور غربا کی خبرگیری کے لئے انتخاب کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ تم تھوڑے ہو۔ تم

پر بھی ضروری فرائض عائد ہوتے ہیں جو کثیر التعداد افراد پر عائد ہوا کرتے ہیں۔ مرکز میں ہمارے پاس ہر روز کثرت کے ساتھ مہمان آتے رہتے ہیں جن کا کھانا اور رہائش کا انتظام جماعت کرتی ہے۔ اِس طرح دوسو سے زائد بیوگان اور یتیم بچے ہیں جن کا تمام خرچ جماعت برداشت کرتی ہے۔

اِس وقت تم دنیا کے سب سے بڑے ملک امریکہ میں بھی یہ نہیں پاؤ گے کہ وہاں غرباء کو مفت تعلیم دی جاتی ہو جیسا کہ ہمارے ہاں دی جاتی ہے۔ ابھی مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ امسال یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج صرف بائیس فیصدی نکلے۔ لیکن ہمارے ربوہ کی لڑکیوں کے کالج (جامعہ نصرت) کا نتیجہ تریسٹھ فیصدی رہا اور ان پاس ہونے والی طالبات میں سے اکثر وہ ہیں جن کی فیسیں ہر ماہ مَیں خود ادا کرتا تھا۔ وہ کالج کی فیس مہیا نہیں کر سکتی تھیں۔ لیکن ہم نے ان کے اخراجات کو برداشت کیا اور اس طرح عورتوں کی تعلیم کو ترقی دی۔ اس سے پہلے قادیان ایک وقت میں عورتوں کی تعلیم کا ایک بڑا مرکز تھا۔ وہاں پر کُل تعلیم کا تناسب باسٹھ فیصدی تھا۔ لڑکوں کی تعلیم کا تناسب نوّے فیصدی تھا اور عورتوں کی تعلیم کا تناسب سو فیصدی تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی قوم پردہ میں ترقی نہیں کرسکتی لیکن ہماری طرف دیکھو کہ ہماری بچیوں کو جو عورتیں پڑھاتی ہیں وہ بھی پردہ کی پابند ہیں۔ خود میری اپنی بیوی کالج کی پرنسپل ہے۔ وہ عربی میں ایم۔ اے ہے اور وہ اس کام کا کچھ معاوضہ نہیں لیتی۔ لیکن وہ خود بھی پردہ کرتی ہیں اور لڑکیاں بھی پردہ میں رہتی ہیں۔ اگر ضرورت کے موقع پر کالج میں بعض مرد تعلیم کے لیے لگائے جاتے ہیں تو وہ بھی پردہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھاتے ہیں اور لڑکیاں بھی پردہ میں ہوتی ہیں لیکن اِس کے باوجود یونیورسٹی کے بائیس فیصدی نتائج کے مقابلہ میں اس کا نتیجہ تریسٹھ فیصدی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی عورتیں پختہ ارادہ اور عزم کر لیں گی وہ علم حاصل کر لیں گی اور دنیا کو دکھا دیں گی کہ پردہ میں رہ کر بھی ہر چیز حاصل کی جاسکتی ہے۔ بعض بڑے بڑے کالج ہیں جن کی گورنمنٹ مدد کرتی ہے اور جن میں امریکہ اور لندن وغیرہ سے آئے ہوئے پروفیسر پڑھاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اُن کا نتیجہ صرف بائیس فیصدی ہے۔ لیکن ہماری عورتوں کے نتائج تریسٹھ فیصدی ہیں۔ اور یہ چیز صرف عزم اور عملی عروج کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

اگر تم بھی مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے لیے پختہ عزم کر لو تو تم لوگوں کو یہ بتا سکتے ہو کہ اسلامی قوانین ترقی حاصل کرنے میں روک نہیں ہیں۔ تم میں بعض ایسے نوجوان ہیں جن کے چہرے

ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ پس تم پہلے پختہ ارادہ کرو کہ تم اسلامی تعلیم پر عمل کرو گے اور پھر کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمہیں سیدھے راستہ کی طرف چلائے۔ اور اگر کوئی شخص تمہاری اور تمہارے بھائیوں کی رہنمائی کرے گا تو تم بھی اُسی طرح کامیابی حاصل کرلو گے جس طرح ہماری جماعت کی لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں۔ پس اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کرو تا کہ خدا تعالیٰ تمہارے حالات میں بھی تبدیلی پیدا کرے۔ تمہارے حالات تمہارے ہاتھ میں نہیں بلکہ ان کا انحصار تمہارے دل پر ہے۔ اگر تم اپنے دلوں میں تغیر پیدا کرلو تو یقیناً خدا تعالیٰ کی مدد تمہارے پاس آئے گی اور تم کامیابی حاصل کرلو گے۔

تم سے جدا ہوتے ہوئے میں آخری بار تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دلوں سے سُستی کو دور کرو اور عزم کرلو کہ تم سچائی کو دنیا میں پھیلا دو گے اور اس کو ہر انسان کے دل اور دماغ میں ڈال دو گے اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھو گے جب تک تم اِس کام کو سرانجام نہ دو گے۔ خدا تعالیٰ تمہاری بھی مدد کرے اور میری بھی۔ اگرچہ میں کمزور ہوں اور بیماری کی وجہ سے میری قوتِ یادداشت کافی حد تک اثر پذیر ہے تاہم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں جس قدر میری زندگی باقی ہے اس میں سچائی کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرسکوں۔ اور میری موت اُس گھوڑے کی طرح نہ ہو جو اپنی گاڑی کے آگے گر پڑتا ہے۔ بلکہ اُس گھوڑے کی طرح ہو جو آخری وقت تک اپنے کام کو کرتا چلا جاتا اور گاڑی کو اپنی منزل کی طرف کھینچتا چلا جاتا ہے۔

میں دلی طور پر یہ چاہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے ایسی بیماری سے محفوظ رکھے جو مجھے ناکارہ کردے تا کہ میں اپنے آخری سانس تک انسانیت کی خدمت کرتا چلا جاؤں۔ آمین "

(الفضل 19 راگست 1955ء [ترجمہ انگریزی])

1: اصل خطبہ انگلش میں تھا۔